

آداب
فاتحہ

۷۸۶
۹۲

ثبوت
فاتحہ

فاتحہ کا طریقہ

مرتبہ

مفتی محمد حسین قادری ضوی ظہیر

مکتبہ نوریہ ضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر،
پنجاب

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَحْمُكَ وَأَنْصَلِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

فاتحہ کے دلائل و فضائل

حضور کے امتی کو معلوم ہونا چاہیے کہ رجب میں امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ ہو یا شبرات کا حلو، محرم کا کھچڑا ہو یا گیارہویں کا کھانا اسی طرح تیجہ ہو یا دسواں چلم ہو یا برسی ہر ایک کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو شریعت میں جائز ہے۔ (موجود ہے) پس جس چیز کی اصل شرع شریف میں موجود ہے بدعت قبیحہ و وسیعہ کیونکہ ہو سکتی ہے۔ ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جاسکتا ہے۔ اب اگر میت گناہگار ہے تو یہ ثواب اُس کے لئے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا۔ ورنہ باعث ترقی درجات اور ایصالِ ثواب کہنے والا خوشنودی حاصل کرے گا۔ حقیقتاً باعث حل مشکلات ہے۔

عباداتِ بدنی کا ایصالِ ثواب عبادتِ بدنی کے ثواب پہنچانے کے متعلق قرآن حکیم میں ہے :

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ
اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور
ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے مرت

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأُولَآئِكَ
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ۖ

ایمان گزر چکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَا لَيْتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْعَرِيقِ
الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحُفُهُ
مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ
فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَأَتْ
اللَّهُ تَعَالَى كَيْدُ خُلٍّ إِلَى أَهْلِ
الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ
الْأَرْضِ مِثَالُ الْجِبَالِ وَرَأَتْ
هَدْيَةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ
إِلَّا مُتَغَفَّرَ لَهُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۸)

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے
فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے۔
وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں
یا بھائی کی یادوست کی طرف سے اُس کو
دعا پہنچے اور جب اُس کو کسی کی دعا پہنچتی
ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اُس کو دنیا و دنیا
سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ
تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبر
کو مہاروں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا
ہے اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں
کی طرف یہی ہے کہ اُن کے لئے بخشش

کی دعا مانگی جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

يُشِيعُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ
الْحَسَنَاتِ مِثَالُ الْجِبَالِ فَيَقُولُ

قیامت کے دن مہاروں جیسی نیکیاں
انسان کے اعمال سے لاتی ہوں گی تو وہ

آتِي هَذَا؟ قِيْلَ بِاسْتِغْفَارٍ
وَلِكُلِّكَ الْاَوَّلُ الْمَفْرُودُ لِلْجَارِي
۹ و شرح الصدور ص ۱۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمایا۔

فَيَقُولُ يَا رَبِّ آتِنِي لِي
هَذَا؟ ۹
فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارٍ وَلِكُلِّكَ
لَكَ (مشکوٰۃ ص ۲۵۷)
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کے لئے دعا کی جائے تو اس کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور گنہگار کے لئے کی جائے تو اس سے سختی اور عذاب دور ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اُمِّيْ اَمَّهٖ مَرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ
قُبُورَهَا بِذَنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ
مِنْ قُبُورِهَا لَا ذَنْبَ عَلَيْهِا
تُحْصَى عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ
میری اُمّت اُمّتِ مَرْحُوْمَةٍ ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے

(شرح الصدور ص ۱۲۷) اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمُقَابِرِ وَقَرَأَ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَحَدٌ عَشْرَةً
مَرَّةً شَعْرَةً وَهَبَ أَجْرَهُ لِلْأَمْوَاتِ
اَلْأَمْوَاتِ - (دارقطنی، در مختار بحجت قرأت المینۃ باب الدفن شرح الصدور ص ۱۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ دَخَلَ الْمُقَابِرَ شَعْرَةً قَرَأَ

فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ

أَحَدٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْثَرَ شَعْرَةً

قَالَ اللَّهُ لَهُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ

مَا قَرَأْتَ مِنْ كَلَامِكَ لَا هِلَ

الْمُقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

كَأَنَّا شَفَعْنَاكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى -

(شرح الصدور ص ۱۲۷)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

اِذَا دَخَلْتُمُ الْمُقَابِرَ فَاقْرَءُوا

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمُعَوِّذِ تَبَيَّنَ

کہ جب تم مقابر یعنی قبرستان جاؤ تو سورۃ فاتحہ اور معوذتین اور سورۃ ہل

کرتے ہیں۔

پر پڑھو اور ان کا ثواب اہل مقابر کو پہنچاؤ۔ کیونکہ وہ ان کو پہنچتا ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَاجْعَلُوا ذَٰلِكَ
لَهُلِّ الْمَقَابِرِ فَإِنَّهُ يَبْصِلُ إِلَيْهِمْ
(شرح الصدور ص ۱۳)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

زائرِ قبور کے لئے مستحب یہ ہے کہ جبنا
اس سے ہو کے قرآن پڑھے اور اہل قبور
کے لئے دعا کرے امام شافعی نے اس
پرنس پیش کی ہے اور تمام شافعی
حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر قریر
قرآن شریف ختم کیا جائے تو اور بھی
افضل ہے۔

يَسْتَحَبُّ لِزَائِرِ الْقُبُورِ أَنْ
يَقْرَأَ مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ
يَدْعُو لَهُمْ عَقِبَهَا لَقَدْ
نَلِيَهُ الشَّافِعِيُّ وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ
لَا صَحَابَ وَرَادَ فِي مَوْصُفٍ
خَرَوَ إِنْ خَفَوْا الْقُرْآنَ عَلَى
الْقَبْرِ كَانَ أَفْضَلَ (شرح الصدور ص ۱۳)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے
میں میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا
ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔
نیب سے آواز آئی، اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انھوں
نے قبروں والوں کو بھیجا ہے، میں نے کہا تمہیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ
مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے ؟

اُس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات
اس قبرستان میں قیام کیا تو اُس نے وضو

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَامَ
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَبْعَ الْوُضُوءَ

وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ذَكَرَ فِيهِمَا
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
وَقُلْ أَلِلَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبْتُ
ثَوْبًا بَعْدَ لَا هُلَّ الْمَقَابِرِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ فَأَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا
الضِّيَاءَ وَالنُّورَ وَالْفُسْحَةَ وَالسُّرُورَ
فِي الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

قَالَ مَالِكٌ هَلْكَوا نَمَلُ أَفْرَأُ
هَبَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جَمْعَةٍ قَرَأَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فِي مَسَامِي يَقُولُ لِي يَا مَالِكُ ابْنُ
دِينَارٍ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ بَعْدَ
النُّورِ الَّذِي أَهْدَيْتَهُ إِلَى
مَسَامِي وَلَكَ ثَوَابُ ذَٰلِكَ
ثَوَقَالَ لِي وَبَنَى اللَّهُ لَكَ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ فِي قَصْرِ يُقَالُ لَهُ الْمُنِيفُ
قُلْتُ وَمَا الْمُنِيفُ؟ قَالَ الْمَطْلُ
عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ - (شرح الصدور ص ۱۳)

اُس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات
اس قبرستان میں قیام کیا تو اُس نے وضو
کئے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں
میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قل
یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں
قل هو اللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ ان
دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں
والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ روشنی اور نور بھیجا ہے
اور ہماری قبروں میں کشادگی و فرحت
پیدا فرمادی ہے۔ حضرت مالک بن دینار
فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں
پڑھ کر جمعرات میں مومنین کو بخشتا۔ ایک
رات میں نے نبی کریم علیہ التیمۃ والتسلیم کو
نحواب میں دیکھا، فرمایا۔ اے مالک بن دینار
بیشک اللہ نے تجھ کو بخش دیا جتنی مرتبہ
تو نے میری امت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے۔
اور اتنا ہی اللہ نے تیرے لئے ثواب کیا
ہے اور نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے

جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے۔ میں نے عرض کیا منیف کیا ہے؟ فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔

میت کے لئے تسبیح و کلمہ پڑھنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ان کو قبر میں اتار کر ان پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کر دی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دیر تک پڑھتے رہے۔

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَبَّحْتَ
نَحْنُ كَكَبْرَتٍ؟ قَالَ لَعَلَّ نَضَائِقَ
عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرًا حَتَّى
فَرَّجَهُ اللَّهُ عَنْهُ۔
(مشکوٰۃ ص ۲۱)

تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب کہ اللہ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

اس حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قبر پر تسبیح و تکبیر پڑھنا اور ان کی تسبیح و تکبیر سے صاحب قبر کو فائدہ پہنچنا امر من الشمس ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے بعد از دفن قبر پر اذان دینے مسئلہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:-
حضرت جنیدؒ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے تسبیح

پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی مگر بخشے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان مشاش بنشاش ہے۔ آپ نے مجھ سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تخذیر الناس)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے۔
تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَأَبْلَسْنَا
عَلَىٰ عِزِّهِ مُدْبِرِينَ۔
تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَأَبْلَسْنَا
عَلَىٰ عِزِّهِ مُدْبِرِينَ۔
(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

تو کوئی صدقہ افضل ہے (جو ماں کے لئے کروں) فرمایا پانی۔ تو حضرت سعدؒ نے کنواں کھدوا دیا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔

اس حدیث میں یہ بات نہایت ہی قابل غور ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جسے جلیل القدر صحابی فرما رہے ہیں ہلنہ لا مرسعہ کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے بنوایا گیا ہے۔ اس سے صراحت ثابت ہوا کہ جس کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کوئی صدقہ و خیرات کی جائے اگر اس صدقہ

اور خیرات اور نیاز پر مجازی طور پر اس کا نام لیا جائے یعنی یوں کہا جائے کہ یہ سبیل حضرت امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے۔ یا یہ کھانا، یہ نیاز صحابہ کبار یا اہل بیت اطہار، یا غوث اعظم، یا خواجہ غریب نواز کے لئے ہے۔ تو ہر گز ہر گز اس سبیل کا پانی اور وہ کھانا و نیاز وغیرہ حرام نہ ہوگا۔ ورنہ پھر یہ کتنا پڑے گا کہ اس کنوئیں کا پانی حرام تھا حالانکہ اس کنوئیں کا پانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعد میں تابعین، تبع تابعین اور اہل بدینہ نے پیا۔ کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ ان سب مقدس حضرات نے حرام پانی پیا تھا؟ معاذ اللہ کوئی مسلمان تو ایسا کہہ نہیں سکتا۔ جس کنوئیں کے پانی کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے اس کنوئیں کا پانی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور صحابہ کرام کے نزدیک حلال و طیب ہے تو جس سبیل کے پانی کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے یا یہ نیاز وغیرہ فلاں کے لئے ہے تو وہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حلال و طیب ہے۔

تیجہ، ساتھ، گیارھویں، چہلم، عرس یا برسی کرنا

جب آپ نے مسئلہ ایصالِ ثواب کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے تو یہ بھی مان لیجئے کہ گیارھویں، کوئٹے، سبیل، تیجہ، ساتھ، چہلم اور برسی وغیرہ یہ سب ایصالِ ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب قرآن و

حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ثواب اُن کے جائز ہونے میں کیا شبہ رہا۔

مریت پر تین دن خاص کر سوگ کیا جاتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا تین دن سوگ کیا ہے اب اٹھنے سے پہلے چند گھر کے افراد مل کر کچھ صدقہ کر دو۔ کچھ پڑھو اور اس کا ثواب میت کی روح کو پہنچا کر اٹھو۔ اس کا نام سویم یا تیجہ مشہور ہو گیا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تیجہ ہوا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”روز سویم کثرت ہجوم مردم آل قدر بود کہ بیرون از حساب ست ہشتاد و یک کلام اللہ بشار آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔“ (ملفوظات عزیزی ص ۵۵)

(ترجمہ) تیسرے دن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ کیا سی کلام اللہ ختم ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئے ہوں گے۔ اور کلمہ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں کہ کتنا پڑھا گیا۔

آداب فاتحہ

آداب فاتحہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ حلال اور پاک چیزوں پر فاتحہ دینا چاہئے۔ فاتحہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی ناموری کی غرض سے نہ ہو بلکہ خالص

اللہ کے واسطے ہو۔ بہتر ہے کہ اپنے گھر میں فاتحہ کی چیزیں پکائی جائیں کیونکہ گھر کی چیزوں میں احتیاط بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر گھر میں نہ پکاسکیں تو بدیرجہ مجبوری کسی پرہیزگار مسلمان کی دکان سے خرید کر فاتحہ دلائیں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ دلائیں جو خود کو پسند ہوں یا عام طور پر ہر شخص پسند کرتا ہو۔ مثلاً حلود، مٹھائی، کھیر اور وہ چیز جس میں شکر بڑی ہوئی ہو۔ کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”مومن مٹھے ہیں اور بھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں۔“ اور قرآن کو ہم میں فرمایا گیا ہے کہ ”ہرگز مہلانی کو نہیں پہنچ سکے“ جب تک کہ خدا کے راستے میں محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب ہوگی جس کو خود اللہ کے محبوب ہمارے مطلوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو۔ اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو بھی پسند فرمایا ہے۔ اور مٹھے نئے پھل۔ شند۔ شربت۔ دودھ۔ پلاؤ۔ زردہ اور حلیم وغیرہ۔ ان میں سے کوئی ایک شے ہو یا سب ہوں بلکہ اس شے کو مقدم کیا ہے جو اس کو پسند ہو جس کی فاتحہ یا تدرک کرنا مقصود ہے۔ جس جگہ فاتحہ دی جائے وہاں لوبان یا اگر ابھی بھی سلگائیں تو بہتر ہے۔

۱۔ اہل سنت و جماعت سے خریدیں۔ کسی گستاخ رسول سے ہرگز نہ خریدیں کیونکہ یہ پرہیزگار تو کیا مسلمان بھی نہیں ہوتے۔

طریقہ فاتحہ

باوضو قبلہ رخ دوڑاؤ بیٹھیں۔ سامنے شیرینی حلال و طیب کمانی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کل یا بجر ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں۔ پہلے درود وغیرہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَ
أَنْكَرِهِ وَاللَّهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَيْنِ بَارِ بَحْرٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایک
پڑھ کر قرآن پاک ایک کوخ جہاں یاد ہو پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ سُوْرَةُ قُلْ

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُوا
مَّا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُوا مَّا

أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ سُوْرَةُ اخْلَاصِ قُلْ

هَؤُلَاءِ أَعْدَاءُ اللَّهِ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ تین بار پھر بِسْمِ اللّٰهِ سُوْرَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

مِنْ شَرِّ مَا خُلِقَ ۚ وَمِنْ شَرِّ عَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۚ وَمِنْ
 شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۚ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۚ اَيْك
 پھر مع بسم اللہ قل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ
 مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ
 مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَيْك بار پھر مع بسم اللہ سورۃ الفتح الحمد لله رب
 الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
 وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۚ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
 اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اَيْك
 پھر مع بسم اللہ اَلَمْ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى
 لِلْمُتَّقِيْنَ ۚ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
 وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ
 وَمِمَّا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ عَلَىٰ
 هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ مع بسم اللہ اَيْك

وَالْهٰكِمُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ اِنْ رَّحِمْتَ
 اللّٰهُ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ
 النَّبِيِّيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَكْتُبُوْنَ
 عَلٰى النَّبِيِّ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۚ اُکرو
 ہوا و مناسب سمجھیں تو درود تاج ایک بار فرمود و غوثیتین بار اللہ صل علی
 سَيِّدِنَا وَهٰوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْهِ وَبَارِكُ وَسَلِّمْ
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلَامٌ عَلٰى الْمُرْسَلِيْنَ
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۚ بعدہ شجرہ منظم ایک بار پڑھیں پھر وزن ہاتھ
 اُٹھا کر بارگاہ الہی میں یوں عرض کریں کہ اے اللہ اس تیرے عاجز بندے نے جو کچھ پڑھا
 دنا و نقل۔ قرآن شریف شجرہ لغت شریف یا قصیدہ غوثیہ وغیرہ اس میں جو بھول کر یا جان کر
 غلطیاں خامیاں پیدا ہو گئی ہوں اُن کو معاف فرما اور اس کی اصلاح کی توفیق عنایت کراؤ
 اس کو قبولیت کا درجہ عطا فرما۔ شیرینی اور تلاوت کا اپنے فضل و کرم سے ثواب عنایت فرما۔
 اس ثواب کو حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کرتا ہوں۔

اے حضور کو نام قدس جب بھی نہیں قُوت عینی یا رسول اللہ کہتے ہوئے انگوٹھوں کو چومنے سے بے انگوٹھوں سے نکالیں

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں تمام انبیاء کرام کی خدمات میں اور خلفاء راشدین
جملہ صحابہ کرام و جملہ ائمہ المؤمنین - شہداء و کرام بلا خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی خدمت میں و جملہ مشائخ سلسلہ طریقت و اولیاء اعظام و اہل بیت کرام خصوصاً حضور غوث
پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں - آپ کے والدین کریمین و تمام اہل
سلسلہ کی خدمات میں اور خصوصاً حضور غریب نواز خواجہ معین الدین امیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خدمت میں اور جملہ مومنین و مومنات کی خدمات و نیز میرے والدین کرام و پیر و مرشد و خواہ
زندہ ہی ہوں) کی خدمت عالی میں خصوصاً فلاں (اپنے اس عزیز یا بزرگ کا نام لیں جس کو ثواب
پہنچانا چاہتے ہیں) کی خدمت میں ثواب پیش کریں - پھر مندرجہ بالا تمام بزرگوں کے طفیل رب
اپنے واسطے نیک فرائض قبول کرنے کی گزارش کریں - خصوصاً ایمان پر حاکم کی دعا حاضر کر لیں -
کیونکہ آئے دن نئے نئے فتنے اور نئے نئے مذاہب نمودار ہو رہے ہیں گمراہ ہونے میں کچھ دیر
نہیں لگتی - خدا محفوظ رکھے آمین -

نوٹ :- عورت اور نابالغ بچہ بھی فاتحہ پڑھ سکتے ہیں شرط تلفظ صحیح ادا کرنا ہے ورنہ بالغ مرد بھی خوب پڑھے
کسی خاص سنی قاری سے پڑھائیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں - بے ادب اور گستاخ رسول سے فاتحہ پڑھائیں کہ یہ
لوگ آہستہ آہستہ بدعالمکہ کا لیاں تک ڈیکر منہ پر فاتحہ پھیر لیتے ہیں اور ہم مسک دیتوں میں پیچ کر خوب مذاق بناتے ہیں
لہذا تمام سنی حضرات خاص خیال رکھیں -

فاتحہ کے دلائل و فضائل و ایصال ثواب و نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ائمہ سنیوں پر انگوٹھے چڑھنے
کا مسئلہ مصنف الحاج مولانا محمد شفیع صاحب اکاڑوی - "میر العین" مصنف مولانا احمد رضا خاں صاحب
فاضل بریلوی وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں - ہکبتہ نوریہ دھوبیہ و کٹوریہ ہارکیٹ سکھ -